''عمیر الحق'' فرزند ناظم اعلیٰ مولانا الحاج اظہار الحق صاحب کی حادثاتی شہادت

سیر و تفریح کا ہر لطف گیا تیرے بعد　　راس آئے گی نہ گلشن کی ہوا تیرے بعد

بعض حوادث انسان پر آسمانی بجلی کی طرح ناگہانی طور پر آتے ہیں جن کو عقل و ذہن نارسا ماننے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے' ایسی صورتحال میں انسان یوں محسوس کرتا ہے گویا اس کے پاؤں تلے زمین نکل گئی' ایسا ہی ایک حادثہ خانوادہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کو اسی ہفتے ۹ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ بمطابق ۲۱ جنوری ۲۰۱۳ء بروز پیر رات ساڑھے سات بجے پیش آیا۔ الحاج اظہار الحق صاحب کے سب سے چھوٹے فرزند اور مولانا حافظ لقمان الحق و مولانا حافظ مولانا عرفان الحق' ڈاکٹر حسیب الحق حقانی کے چھوٹے بھائی محمد عمیر الحق المعروف بہ ''سنی'' اپنی گاڑی چلاتے ہوئے اندوہناک ایکسیڈنٹ کا شکار ہوئے۔ جامعہ حقانیہ کے بالکل قریب یوٹرن پر ان سے گاڑی بے قابو ہوگئی اور کئی قلابازیاں لینے کے بعد موصوف شدید زخمی اور خون میں لت پت ہوگئے۔ اسی حالت میں انہیں CMH نوشہرہ روانہ کیا گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق راستے میں وہ مسلسل کلمہ شہادت کا ورد کرتے رہے اور حکیم آباد کے قریب جان جان آفرین کے سپرد کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان اللہ ما اخذ ولہ ماعطی فلتصبر و التحسب' اس سانحہ ہوشربا کی وحشت انگیز خبر سنتے ہی ہر شخص حواس باختہ ہوگیا' لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

سنی کی عمر بیس برس تھی' ابھی گزشتہ رمضان میں حرمین کی زیارت اور عمرہ کی سعادت پائی۔ وہ تھرڈ ایئر کے سٹوڈنٹ تھے' اللہ تعالیٰ نے اس نوعمری میں آپ کو اوصاف عالیہ سے نوازا تھا۔ فقراء و مساکین اور محتاجوں کے ساتھ محبت' اعانت' تعلق خاطر' آپ کا شیوہ رہا۔ علماء طلباء اور مہمانوں کی ضیافت میں پیش پیش رہتا اور سب سے بڑا کمال یہ کہ اس نوخیزی کے عالم میں موت اور فکر آخرت ہر وقت ان کو دامن گیر رہتی۔ اپنے عظیم دادا شیخ الحدیث ؒ کے قبرستان میں یومیہ حاضری' تلاوت' ذکر و اذکار' نوافل' صدقہ و خیر خیرات' علماء و صلحا کی مجالس میں اٹھنا بیٹھنا' جود و سخا کے عنصر سے بھی خوب مالا مال رہے' ادب و احترام اور خندہ پیشانی آپ کے ماتھے کے جھومر تھے' پابندی صوم و صلوٰۃ جیسے معمولات پر کاربندر ہے۔ غرض ''شاب نشاء فی عبادۃ اللہ'' کی صورت اللہ تعالیٰ نے نصیب فرمائی تھی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست　　تانہ بخشد خدائے بخشندہ است

حادثے کی خبر راتوں رات اطراف و اکناف میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی' بروز منگل صبح گیارہ بجے دارالعلوم کے قریب مرکزی عیدگاہ اکوڑہ خٹک میں نماز جنازہ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی امامت میں ادا کی گئی۔ جنازہ میں ہزاروں علماء' فضلاء' صلحا' شیوخ' سیاسی زعماء اور عوام الناس نے شرکت کی۔ تدفین مقبرہ حقانی میں حضرت شیخ الحدیث ؒ کے جوار میں تاجکستان کے شہید طالبعلم کے برابر ہوئی۔ اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ' حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی' اور معروف مجاہد و مناظر مولانا الیاس گھمن نے تعزیتی تقاریر کیں۔ تعزیت کا سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔ قارئین سے ایصال ثواب رفع درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعائیں کرنے کی اپیل کی جاتی ہے۔

آخر میں ان تمام حضرات جنہوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی' فاتحہ خوانی کے لئے دور دراز کا سفر طے کرکے آئے یا تعزیتی پیغامات' فونز وغیرہ کئے ان سب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔...... (ابو فاطمہ)